THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, February 01, 2013
(90th Session)
Volume II, No.09
(Nos. 01-11)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran.......…………...….	1
2.	Questions and Answers…. …………..……..……..	2-16
3.	Leave of Absence………………………………….	17
4.	Legislative Business:	
	The Investigation for Fair Trial Bill, 2012……	18-25

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume II No.09

SP. II(09)/2013 15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, February 01, 2013

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes past eleven in the morning with Mr. Acting Chairman (Mr. Sabir Ali Baloch) in the Chair.

Recitation From The Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ
مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٦ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى
الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٧ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ
وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝٨

ترجمہ: اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں (اور) جو (کتاب) مجھ سے پہلے آچکی ہے (یعنی) تورات اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ہو گا ان کی بشارت سناتا ہوں (پھر) جب وہ ان لوگوں کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ اور اس سے ظالم کون کہ بلایا تو جائے اسلام کی طرف اور وہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے اور اللہ ظالم کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ (کے چراغ) کی روشنی کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافر ناخوش ہی ہوں۔

(سورۃ الصف آیات ٦ تا ٨)

Questions and Answers

جناب قائم مقام چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم سوالات کو لیتے ہیں۔ سید طاہر حسین مشہدی صاحب۔

62. ***Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** Will the Minister for Parliamentary Affairs be pleased to state the number of Overseas Pakistanis who have been enlisted in the voters lists so far for the next general elections in the county?

Senator Farooq Hamid Naek (Minister for Law and Justice): Under section-4 of the Electoral Rolls Act, 1974 (ACT NO.XXI OF 1974), Preparation and computerization of Electoral Rolls for Elections to the Assemblies is the responsibility of the Election Commission of Pakistan. Therefore, the Question was referred to Election Commission of Pakistan for Reply. Their Reply to the Question is as follows:—

> As per information received from National Database and Registration Authority (NADRA), a total number of 4.3 Million Overseas Pakistanis are registered as voters in the electoral rolls on the relevant electoral areas throughout the country on the basis of Identity Cards for Overseas Pakistanis (NICOP).

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I would like to ask the honourable Minister for Parliamentary Affairs that it is very good thing that there are 3.4 million of Pakistani Overseas

جو کہ پاکستان کی بہت خدمت کرتے ہیں اور foreign exchange بھیجتے ہیں اور بہت ہی patriotic Pakistanis ہیں، ان کو تو انہوں نے رجسٹر کر لیا ہے مگر میرا یہ سوال ہے کہ انہوں نے جنہیں رجسٹر

کیا ہے وہ اس بنیاد پر کیا ہے کہ identity cards for Overseas Pakistani (NICOP) جس کی کافی قیمت بھی ہے اور بہت سے اوورسیز پاکستانیوں نے یہ نہیں لیا ہے اور ہمارے اپنے شناختی کارڈ پر رہتے ہیں تو ان کو کیوں نہیں رجسٹر کیا گیا؟ دوسری بات یہ ہے کہ جب رجسٹر کر لیا ہے تو ان کے لیے کیا انتظام کیا ہے کہ ان کے votes will be cast properly انہوں نے کیا system evolve کیا ہے کہ ان کے ووٹ ہمارے الیکشن میں count ہوں؟ شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Acting Chairman: Minister for Law and Parliamentary Affairs.

سینیٹر فاروق حامد نائیک: شکریہ جناب! ان اوورسیز پاکستانیوں کو نادرا نے رجسٹر کیا ہے اور الیکشن کمیشن آف پاکستان نے under section of the Electoral Rolls Act 1974 ان کو رجسٹر کرکے جن کے پاس بھی Identity Cards for Overseas Pakistani ہیں جو کہ بالکل جیسے پاکستانی کے پاس ID cards ہوتے ہیں جو پاکستان میں رہتے ہیں اور جو پاکستان کے باہر رہتے ہیں، ان کے لیے Identity Cards for Overseas Pakistanis ہیں۔ 4.3 million has been registered جہاں تک ان کے ووٹ دینے کا تعلق ہے they will have to come to Pakistan for the purpose of casting of the vote کیونکہ ابھی تک الیکشن کمیشن کی طرف سے کوئی قانون نہیں بنا جس سے voting ballot کے ذریعے ہو یا پاکستانی ایمبیسز میں کوئی ایسا انتظام ہو کہ اوورسیز پاکستانی وہاں جا کر ووٹ دے سکیں۔ ان سب چیزوں کا ہماری منسٹری جائزہ لے رہی ہے اور ہم کوئی ایسا قانون لانا چاہتے ہیں جو بڑا شفاف ہو اور اسے misuse نہ کیا جائے۔ ان سب پہلوؤں پر غور کیا جا رہا ہے اور انشاء اللہ ہم امید کرتے ہیں کہ جلد ہم ایسا قانون لا سکیں گے کہ اوورسیز پاکستانی بھی باہر رہ کر ووٹ دے سکیں۔ دنیا میں بڑے کم ممالک ہیں جنہیں یہ سہولت حاصل ہے اور Unites States of America is one of the them.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی راجہ صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ جن کے پاس اوورسیز پاکستانی کا National Identity Card ہو گا، وہ یہاں آ کر ووٹ دے سکیں گے تو وہ یہاں آ کر اپنے نادرا کے کارڈ سے بھی ووٹ دے سکتے ہیں تو اس کا کیا فائدہ ہوا؟ اتنی رقم خرچ کرکے وہ دوسرا

کارڈ بنوائیں اور کرایہ خرچ کر کے وہ یہاں ووٹ دینے کے لیے آئیں۔ وہ تو ویسے بھی یہاں اگر پاکستانی ہیں اور یہاں کا کارڈ بنا ہوا ہے تو وہ یہاں بھی ووٹ دے سکتے ہیں۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جو پاکستانی باہر رہتے ہیں ان کے لیے یہ Overseas Pakistani Identity Card ہے اور جو پاکستانی اس ملک میں رہتے ہیں ان کے لیے سی این آئی سی ہے۔ جہاں تک راجہ صاحب کا سوال ہے، جیسے میں نے عرض کیا ابھی تک کوئی ایسا قانون نہیں بنا ہے کہ وہ اسی ملک میں رہ کر پاکستانی سفارت خانے میں یا postal ووٹ دے سکیں۔ اس پر جائزہ لیا جا رہا ہے اور اس میں کافی قباحتیں ہیں، کچھ advantages ہیں، کچھ drawbacks ہیں، ان سب کو دیکھ کر کوئی ایسا قانون ہم خود بنانا چاہتے ہیں کہ جس سے کوئی شکایت نہ ہو کہ کوئی bogus voting ہو رہی ہے یا rigging ہو رہی ہے۔ اسی لیے ہر چیز کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی طلحہ صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہٰ محمود: جناب! میرا سوال منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ ایک تو یہ بتا دیں کہ as a candidate بھی کھڑے ہو سکتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ اپنے ملک میں، قونصلیٹ میں یا جو بھی طریقہ کار آپ وضع کرنا چاہتے ہیں، اس کے بارے میں کوئی time limit کے حوالے سے آپ کا کیا پروگرام ہے کہ کب تک وہ اس پوزیشن میں ہوں گے کہ اپنے ملک میں ہی ووٹ ڈال سکیں۔ وہ 4.3 million کی movement میرے خیال سے بہت مشکل کام ہے۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: شکریہ جناب! جہاں تک الیکشن لڑنے کا تعلق ہے، اس وقت سب کو معلوم ہے کہ dual nationality کی وجہ سے آرٹیکل ۶۳ میں ان کو because if you acquire citizenship of a foreign country, you get disqualified. آپ کو پتا ہے کہ اس پر کافی بحث مباحثہ ہوتا رہا ہے اور ہو رہا ہے۔ کچھ amendments بھی لانے کی کوشش بھی کی تھی، جو ابھی اس لیے pending ہیں کہ آئین میں تبدیلی ضروری ہے۔ ایک شخص جو ملک سے باہر رہتا ہے اور اس نے foreign citizenship لے لی ہے تو آئین اجازت نہیں دیتا کہ وہ الیکشن لڑ سکے۔ مگر جہاں تک ووٹ دینے کا تعلق ہے، اس وقت اس کی ممانعت نہیں ہے۔ ووٹ دے سکتا ہے مگر الیکشن نہیں لڑ سکتا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا معزز وزیر صاحب سے سوال ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ Law Ministry جائزہ لے رہی ہے کہ کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ کیا آنے والے الیکشن سے پہلے ممکن ہو گا کہ وہ لوگ اپنا ووٹ ڈال سکیں کیونکہ تین ملین لوگ تو نہیں آسکتے۔ وہ زیادہ تر غریب لوگ ہیں اور ہمارے زیادہ لوگ Middle East میں ہیں، جہاں پر dual nationality ہے ہی نہیں تو ان کو تو الیکشن لڑنے کا بھی حق ہے لیکن کیا postal service کے ذریعے ان سے ووٹ لیا جا سکتا ہے؟ وہاں سے اتنے لوگ تو نہیں آسکتے، اس لیے الیکشن سے پہلے یہ طریقہ adopt کیا جا سکتا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: الیکشن سے پہلے تو مشکل ہو گا کہ ایسا کوئی قانون نافذ کیا جا سکے کیونکہ اس میں کافی پیچیدگیاں ہیں۔ جو لوگ Middle East میں رہتے ہیں اور ان کے پاس dual nationality نہیں ہے تو بالکل ان کا حق ہے کہ وہ الیکشن لڑیں۔ جہاں تک اس سلسلے میں قانون نافذ کرنے کا تعلق ہے، جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے، اس میں کافی قانونی پیچیدگیاں ہیں۔ ان سب کا جائزہ لیا جا رہا ہے لیکن وقت بہت کم ہے۔ ہم ایسا کوئی اقدام نہیں کرنا چاہتے کہ جس سے elections delay ہوں۔ ہماری حکومت کی کوشش ہے، ہم چاہتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہو گا کہ الیکشن وقت پر ہوں گے اور لوگوں کو اپنے candidates elect کرنے کا حق ملے گا۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Next question, Mr. Heman Dass.

63. ***Senator Heman Dass:** Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the present status of work on portions of M−8 from Gawader to Turbat, Turbat to Hoshab and Hoshab to Panjgur; and

(b) the time by which the work will be completed?

Dr. Arbab Alamgir Khan (Minister for Communications): (a) <u>Gwadar−Turbat−Hoshab (M−8).</u> Work on following three sections is ongoing since 2004 but is currently completely suspended due to law & order situation:—

Section		Pack	Km	Progress
1.	Gwadar – Dasht	IIA	54	64%
2.	Dasht – Turbat	IIB	63	66%
3.	Turbat – Hoshab	IIA	76	69%
	Total		193	

Hoshab–Panjgur (N–85). This section is part of National Highway (N–85); which starts from Hoshab on M–8 and ends at Sorab on N–25 while traversing Panjgur–Nag–Basima (454 km). N–85 is under construction since 2007 and overall progress was 22% when FWO demobilized in 2010 due to law & order situation and non–payment of dues. FWO has since agreed to remobilize for which all pending issues are being resolved.

(b) The Prime Minister has approved mobilization of FWO on Gwadar–Turbat–Hoshab (M–8) for completion of balance works with appropriate security package. The balance works will be completed within one year after mobilization of FWO. Similarly, work on N–85 will be completed in three years after re–mobilization of FWO provided security situation remains under control and continuous/sufficient financing is made available.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ہیمن داس: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا سوال یہ تھا کہ ہوشاب سے جو road کا کام ہو رہا تھا، انہوں نے بتایا ہے کہ اس کو امن و امان کی وجہ سے بند کر دیا گیا ہے۔ میں وزیر صاحب سے یہ جاننا چاہ رہا ہوں کہ امن و امان کس کی ذمہ داری ہے، ہماری یا حکومت کی؟ اگر حکومت کی ہے تو یہ

اپنی ذمہ داری پوری کیوں نہیں کر رہے؟ دوسرا یہ بتا رہے ہیں کہ اس کے funds release نہیں ہو رہے۔ Funds بھی تو government release کرے گی۔ آج کل تو آپ نے جمہوری حکومت پر شب خون مارا ہے اور گورنر راج لگا دیا ہے۔ اب امن امان ---

جناب قائم مقام چیئرمین: ہیمن داس صاحب، آپ کے پاس بہت وقت ہے، آپ اپنے question پر آئیں۔ جو چیز اس سے related ہے وہ پوچھیں۔

سینیٹر ہیمن داس: اب گورنر راج نافذ ہو گیا تو امن و امان ہو گیا ناں۔ اب road کا کام شروع کرنے میں کیا رکاوٹ ہے اور funds کیوں release نہیں ہو رہے؟

Mr. Acting Chairman: Minister for Communications.

جناب دوست محمد مزاری (وزیر مملکت برائے مواصلات): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ یہ ایک بہت اہم منصوبہ ہے۔ آپ بھی اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ You know it کہ یہ گوادر کو ملک کے دوسرے علاقوں سے connect کرنے کے لیے کتنا important project ہے؟ جناب! وہاں پر امن و امان کی صورتحال بڑی نازک ہے اور وہاں ہمارے فوت ہو جانے والے ایک colleague کی کمپنی رخشانی بلڈرز کام کر رہی تھی۔ ان کے تین، چار لوگوں کو شہید کر دیا گیا اس لیے وہاں پر کام delay ہو گیا ہے۔ میں معزز سینیٹر صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر funds کی کوئی problem نہیں ہے۔ سب سے بڑا security problem کا ہے اور FC والوں کی NHA کے ساتھ understanding ہو رہی ہے اور انہوں نے one billion rupees demand کیے ہیں تا کہ وہاں پر اپنا ایک camp set کر کے کام شروع کر دیں۔ I will make it sure کہ یہ کام بہت جلد شروع کیا جائے۔ یہ بہت important project ہے۔ Thank you.

Mr. Acting Chairman: Thank you.

سینیٹر ہیمن داس: ان کی کیا planning ہے؟ ٹھیکہ بھی FWO کے پاس ہے، وہ خود security agency ہے تو اس کو security کی کیا problem ہے؟

جناب دوست محمد مزاری: یہ ٹھیکہ FWO کے پاس نہیں تھا۔ پہلے یہ ٹھیکہ D. Baloch نامی company کے پاس تھا اور انہوں نے وہاں پر کام کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ گوادر تا دشت اور دشت تا تربت یہ دونوں projects ان کے پاس تھے اور انہوں نے کام کرنے سے انکار کر دیا تھا تو اب

FWO سے understanding ہو چکی ہے اور Prime Minister *sahib* نے بھی ان کو کہہ دیا ہے کہ آپ اپنی mobilization شروع کر دیں تا کہ وہاں پر جلد از جلد کام شروع کیا جائے۔ جب کام شروع کریں گے، اس کے بعد ہم آپ کو بتائیں گے کہ کتنے عرصے میں کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: پرویز رشید صاحب۔

سینیٹر پرویز رشید: شکریہ، جناب چیئرمین۔ میں ابھی وزیر صاحب کا جواب سن رہا تھا۔ میں تو shock میں چلا گیا ہوں کیونکہ انہوں نے ہمیں بتایا اور یقیناً باقی لوگوں نے بھی سنا ہے کہ ان سے کسی security agency نے کہا ہے کہ آپ ہمیں ایک ارب روپے دیں تا کہ ہم وہاں پر حفاظت کے انتظامات کرنا شروع کر دیں۔ کیا اب پاکستان میں حفاظت کے لیے ٹھیکے پر دینے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے؟ یہ security agencies ہیں، ان کا فرض ہے کہ جہاں لوگوں کو ضرورت ہو، ان کو تحفظ فراہم کریں۔ اگر ایک سڑک کی تعمیر کے لیے پیسے دے کر security حاصل کی جائے گی اور ایسے ادارے سے جس کی ذمہ داریوں میں شامل ہے، ان کو اس کام کے لیے تنخواہیں اور بجٹ ملتا ہے تو کیا کل ہم کراچی بھی کسی کو ٹھیکے پر دے دیں گے؟

Mr. Acting Chairman: You are on supplementary question Pervaiz *sahib*.

سینیٹر پرویز رشید: اب پاکستان میں امن کی بحالی کا کام، حفاظت کی بحالی کا کام ٹھیکے پر دینا شروع کیا جا رہا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Minister for Communications.

جناب دوست محمد مزاری: جناب! اس پر میں کیا جواب دوں؟ سینیٹر صاحب نے اپنی ایک بات کی ہے۔ میں ان کو وہاں بلوچستان میں جو security problems ہیں وہ تو بتا چکا ہوں۔ آپ بھی جانتے ہیں، آپ بھی اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں اس سلسلے میں یہ بتاؤں کہ وہاں پر FC کا ایک camp لگنا ہے اور ان کو mobilization کرنی ہے کیونکہ اس وقت بلوچستان میں بہت critical situation ہے اور خصوصاً آپ کے علاقے میں۔ اس کے لیے ہمیں بہت زیادہ mobilization کرنی پڑے گی جس کے لیے finances درکار ہوں گے۔ اسی لیے FC والوں نے یہ demand کی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: طلحہ صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! اس پر میرا سوال ہے کہ اس contract کے تین حصوں پر 2004 basically میں کام شروع ہوا تھا۔ ایک تو مجھے بتا دیں اس وقت کیا commitment تھی کہ یہ کام کتنے عرصے میں complete ہو گا؟ دوسرا انہوں نے لکھا ہے کہ N-85 پر کام تین سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔ یہ تین سال کب مکمل ہو رہے ہیں اور کیا یہ commitment دیتے ہیں کہ یہ 31st December 2015 تک ختم ہو جائے گا کیونکہ اس وقت تین سال پورے ہو جائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب۔

جناب دوست محمد مزاری: یہ کام 2004 میں شروع ہوا تھا اور اس کا completion period 2010 تھا but due to security plus financial problems یہ project کچھ آگے بڑھ گیا ہے۔ جہاں تک N-85 کی بات ہے، اس کے بارے میں fresh question دے دیں تو آپ کو پوری details دے دیں گے۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! انہوں نے اس جواب میں لکھا ہے کہ N-85 پر کام تین سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ بات confirm ہے؟ اس میں fresh question والی تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔ آپ House کو commitment دے دیں کہ 31st December 2015 کو یہ مکمل ہو جائے گا تو بات ختم ہو جائے گی۔ یہ آپ نے لکھا ہے، میں تو نہیں لکھا۔

جناب دوست محمد مزاری: جناب! میں honourable Senator *sahib* کو کوئی commitment نہیں دے سکتا۔ میں اس لیے ان سے request کر رہا ہوں۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! میں آپ کے توسط سے کہوں گا کہ پھر آپ نے تین سال کا لکھ کر House کو بیوقوف بنایا ہے؟

جناب دوست محمد مزاری: جناب! اس میں بیوقوفی والی کوئی بات نہیں ہے۔ میں یہی بات کر رہا ہوں کہ

this question is not relevant with N–85 right now. If he will put a fresh question, we can give him all the details about that.

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! میں protest کر رہا ہوں۔ آپ question میں یہ جواب دے رہے ہیں۔ جناب! میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔وزیر اعظم نے گوادر۔ تربت۔ ہوشاب (M–8) پر FWO کو متحرک کرنے کی منظوری دے دی ہے تا کہ موزوں security package کے ہمراہ حساب کتاب سے متعلقہ امور کی تکمیل کی جائے۔ FWO کے منتظم ہونے ایک سال کے اندر حساب کتاب سے متعلقہ امور کو مکمل کر لیا جائے گا۔ اسی طریقے سے امن و امان کی صورتحال قابو میں رہنے اور مسلسل موزوں مالی امداد کی فراہمی کی صورت میں FWO کے از سر نو متحرک ہونے کے بعد N–85 پر کام تین سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔ میں نے تو صرف یہ پوچھا ہے کہ جو آپ نے لکھا، کیا اس کو آپ second کرتے ہیں؟ اس میں fresh question کی تو بات ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے جب آپ نے کہا ہے تو کر لیں گے۔

جناب دوست محمد خان مزاری: جناب چیئرمین! جب تین سال کا لکھا ہوا ہے تو کر دیں گے لیکن میرا سینیٹر صاحب کو کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر یہ fresh question دے دیں تو اس میں ہم انہیں detail دے سکتے ہیں۔ Financial detail, completion detail, جب سے کام شروع ہوا اس کی detail اور کس contractor کو دیا گیا ہے، وہ ساری detail ہم آپ کو دے سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: منسٹر صاحب! ان کو اور بھی details چاہیئیں تو آپ انہیں آفس میں بلا کر ان کی تسلی کر دیں۔

جناب دوست محمد خان مزاری: جناب والا! یہ جو question put کیا گیا ہے that is relevant with M8, that has nothing to do with N–85.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ انہیں دفتر میں ملیں اور ان سے details لے لیں۔ جی زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! میرا وزیر محترم سے سوال ہے کہ یہ بتائیں کہ اس سال کے لیے PSDP کا جو fund allocate کیا گیا، وہ تقریباً 40 billion ہے، اس میں ہر صوبے کے لیے allocation کی گئی تھی کہ اتنا development fund آپ کے صوبے کو ملے گا۔ اگر

بلوچستان میں کام نہیں ہو رہا ہے، وہاں law and order situation کا مسئلہ ہے تو وہ funds آپ نے کس province کو divert کیا ہے اور اگر divert نہیں کیا تو ابھی تک آپ کے پاس کتنے releases آئے؟ میرے خیال میں آپ کے پاس ایک یا دو releases رہتے ہیں، باقی تو آپ کے پاس releases آئے۔ یہ فنڈ جو بلوچستان کے لیے ہے وہ اگر M8 پر خرچ نہیں ہوئے تو پھر کہاں خرچ ہوئے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب دوست محمد خان مزاری: جناب چیئرمین! خان صاحب کا بہت ہی relevant question ہے۔ اس project کے لیے جو پیسے رکھے گئے ہیں وہ بالکل کسی province کو divert نہیں ہوئے ہیں، اس پر کام شروع ہونے والا ہے، باقی اگر یہ detail چاہتے ہیں تو میں انہیں وہ بھی provide کر سکتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Ok. Next Question No. 64. Begum Najma Hameed.

64. ***Senator Begum Najma Hameed:** Will the Minister for Parliamentary Affairs be pleased to state whether the new voters' lists carry photographs and finger prints of voters, if so, whether the said new lists will be used in the next general elections in the country or otherwise?

Senator Farooq Hamid Naek: Under section−4 of the Electoral Rolls Act, 1974 (ACT NO.XXI OF 1974), Preparation and computerization of Electoral Rolls for Elections to the Assemblies is the responsibility of the Election Commission of Pakistan. Therefore, the Question was referred to Election Commission of Pakistan for Reply. Their Reply to the Question is as follows:—

Yes. The Electoral Rolls containing photographs and blank column for obtaining thumb impression of voter at the time of casting of votes, will be available with the Presiding Officer on the Polling day for General Elections 2013.

Mr. Acting Chairman: Any supplementary? Yes, Begum Najma Hameed *sahiba*.

سینیٹر بیگم نجمہ حمید: انہوں نے سوال کا جواب تو کچھ تفصیل سے دیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ الیکشن کمیشن نے جعلی ووٹوں کے اندراج کے لیے کیا عملی اقدامات کیے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جناب چیئرمین! جہاں تک honourable member کے سوال کا تعلق ہے تو میں عرض کروں کہ Election Commission of Pakistan کا جو form 1 ہے وہ Rule 7 and 15 of the Electoral Rules 1974 کے تحت بنتا ہے، اسے amend کر دیا گیا ہے اور اس میں دو نئے کالم 8 and 9 insert کیے گئے ہیں، جس کے نیچے provisions for photograph and obtaining of thumb impression of the voter رکھا گیا ہے۔ Presiding Officers کے پاس یہ کاپی ہو گی۔ Bogus voting کو روکنے کے لیے ہم یہ طریقہ کار اختیار کر رہے ہیں تاکہ on the day of the polling جب voter آئے گا تو اس کے اس فارم پر photograph ہو گی اور Presiding Officer یہ دیکھے گا اور اس کا thumb impression لے گا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس کی وجہ سے bogus voting جس کا اندیشہ honourable member نے ظاہر کیا ہے، وہ ختم ہو گا۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! نہایت محترم وزیر قانون سے استدعا ہے کہ سوال تو یہ تھا کہ آیا نئی voter list میں ووٹروں کی تصویریں اور انگلیوں کے نشان موجود ہیں۔ الیکشن کمیشن نے جواب یہ بھیجا ہے کہ جی ہاں ووٹ ڈالتے وقت ایسی انتخابی فہرستیں دستیاب ہوں گی کہ جن پر تصویر اور انگوٹھا لگانے کے لیے خالی جگہ موجود ہو گی۔ یہ تو اس سوال کا جواب نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: دیکھیں جہاں تک ووٹر لسٹ کا تعلق ہے تو آپ کو معلوم ہے کہ اس میں کسی کی photograph نہیں ہوتی، جب کوئی شخص ووٹ ڈالنے آئے گا تو اس فارم میں اس

کے نام کے آگے اس کا photograph ہو گا اور اس سے اس کی پہچان by the Presiding Officer کی جائے گی تا کہ bogus voting نہ ہو سکے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! جواب یہ آیا ہے کہ خالی جگہ ہو گی۔ اس میں تو یہ نہیں ہے کہ ووٹر لسٹ میں ان کی تصویر اور ان کے انگوٹھے کا impression ہو گا، اس میں تو یہ ہے کہ خالی جگہ ہو گی، اگر خالی جگہ ہو گی تو verification کیسے ہو گی؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: Verification اسی طرح ہو گی جیسے میں نے عرض کیا اور اس کے علاوہ الیکشن کمیشن نے کوئی change نہیں کیا۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: یہ نامکمل جواب ہے، اسے واپس بھیجا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی صغریٰ امام صاحبہ۔

Senator Syeda Sughra Imam: Thank you. Mr. Chairman, my supplementary is regarding the number of voters who don't have photographs or who don't have biometric finger prints but they will also be in the electoral rolls. Sir, as you know on a resolution that I had presented in the House Special Committee on election issues that was constituted and during the proceedings of that Committee in which the Election Commission participated as did NADRA. I have been repeatedly raising this issue

کہ ابھی تک بہت سے ایسی لوگ ہماری فہرستوں میں موجود ہیں کہ جن کے CNICs پر photographs نہیں ہیں یا ان کے biometric finger prints نہیں ہیں۔ اس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ خواتین کے جو CNICs بنتے ہیں، اس میں خواتین کو option دیا جاتا ہے کہ کیا اپنا photograph لگانا چاہیں گی یا نہیں، وہ ہماری ثقافت، تہذیب اور tradition کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔ بہت سی ایسی خواتین ہیں جنہوں نے اپنی photographs نہیں اتروائیں اور ان کے CNICs پر photographs نہیں ہیں۔

دوسرا یہ ہے کہ جس حد تک biometric finger printing کی بات ہے تو۔۔۔۔

Mr. Acting Chairman: What is your specific question?

Senator Syeda Sughra Imam: Sir, I am coming to that because I have to explain that before I come to the question.
2005میں biometric finger printing متعارف کی گئی تھی جبکہ اس سے قبل بہت سے لوگوں کو
CNICs issue کیے گئے تھے۔ ہماری سپیشل کمیٹی کی proceeding میں 3.7 million voters
both by NADRA and the Election Commission, do not have either photographs or biometric finger prints.
میں نے 3.7 million کا disaggregated data منگوایا تھا کہ قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کی نشستوں کا breakdown دیا
جائے۔ میں NA-87 کے حلقے سے انتخاب لڑتی ہوں، وہاں پر 12ہزار ایسے لوگ ہیں کہ جن کا نہ
photograph ہے اور نہ thumb print ہے۔ اگر ایک حلقے میں 12ہزار ایسے لوگ ہیں کہ جن کا نہ
photograph ہے اور نہ biometric finger print ہے تو وہ الیکشن کی تقدیر change کر سکتے
ہیں، وہاں پر bogus voting کا risk بڑھ جاتا ہے۔ میں نے کمیٹی میں بھی یہ سوال raise کیا اور منسٹر
صاحب کو بھی raise کر رہی ہوں کہ

what is the mechanism that the Election Commission devised, if the honourable Minister would like to sensitize us for those voters who have neither photographs, nor biometric fingers prints and who are included in the electoral rolls. Thank you.

Mr. Acting Chairman: Minister for Law.

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you. Sir, this is very good question
جن apprehensions اور خدشات کا honourable member نے ذکر کیا ہے وہ توجہ کے قابل
ہیں اور جو ان کی apprehensions with regard to the 12000 voters, ہیں اسے میں
ECP کو convey کروں گا اور میں امید کرتا ہوں کہ before elections جتنے بھی lacunas ہیں ان
کو remove کیا جائے تا کہ بالکل شفاف الیکشن ہوں تا کہ کوئی poll rigging نہ ہو اور کوئی جعلی ووٹ نہ
ڈالا جائے۔ انہوں نے بڑی اچھی چیز کی طرف ہماری توجہ دلائی ہے، I am grateful to the honourable member for pointing out this fact and *Insha Allah* today I

کہ اس چیز کو فوراً دیکھیں اور will convey to the Secretary Election Commission اس کا ازالہ کریں۔ شکریہ۔

Senator Syeda Sughra Imam: Sir, I would like to thank the honourable Minister, I am extremely appreciating his kind intervention because it's a question of 37 million of such voters and it could have a very serious impact on the election. So, I welcome his remarks. Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین: سعید غنی صاحب! آپ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر سعید غنی: نہیں جی۔ میرا سوال بھی کچھ اسی طرح کا تھا مگر جواب آ گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اچھا جواب آ گیا ہے۔ جی مولانا شیرانی صاحب! آپ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں؟ گورنر رول کی بات بعد میں ہو گی۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: میں سوال پوچھنا چاہ رہا تھا لیکن وزیر صاحب نے اس کی تقریباً وضاحت فرما دی ہے۔ میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ جب فوٹو کا اور انگوٹھے کا خانہ خالی ہوگا تو اگر اس وقت اس کا فوٹو اتار بھی لیا جائے تو کیا پتا چلے گا کہ واقعی یہ وہی ووٹر ہے یا کوئی اور ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی نائیک صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: اس کے بارے میں بھی جو خدشات ظاہر کیے گئے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ comparison ہونا چاہیے، انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ اس کے بارے میں بھی میں الیکشن کمیشن سے بات کروں گا کہ کوئی ایسا نظام رکھیں کہ compare کر سکیں photographs of that man جو پہلے سے ہوں گی۔ Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہٰ محمود: اس حوالے سے میرا سوال یہ ہے کہ اس میں آپ نے لکھا ہے کہ ووٹ ڈالتے وقت ایسی انتخابی فہرستیں دستیاب ہوں گی۔ کیا یہ مانگنے سے ملیں گی یا یہ ہر فہرست کے اندر ہو گا یا یہ کوئی special فہرست ہے۔ اس کی تھوڑی سی وضاحت کر دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی نائیک صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: To be very honest طلحہ صاحب کا سوال میں سمجھ نہیں سکا۔ بابر صاحب نے مجھے اپنی باتوں میں لگا لیا تھا۔

سینیٹر محمد طلحٰہ محمود: جناب چیئرمین! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو جواب میں لکھا ہے کہ ووٹ ڈالتے وقت ایسی انتخابی فہرستیں دستیاب ہوں گی۔ کیا یہ مانگنے سے ملیں گی یا یہ ہر فہرست کے اندر ہوگا یا یہ کوئی special فہرست ہے۔ اس کی تھوڑی سی وضاحت کر دیں۔ مثال کے طور پر ایک polling both پر ایک ہزار ووٹ درج ہیں تو کیا سب کے لیے یہ موجود ہوں گی یا جو مانگے گا اس کے لیے ہوں گی؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی نائیک صاحب۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: میں آپ سے عرض کروں کہ جو copy of the electoral rolls ہوگی containing photographs of the voters will be available with the Presiding Officer جب وہ شخص ووٹ ڈالنے آئے گا تو جو Presiding Officer کے پاس electoral roll ہوگا وہ اس شخص کی شکل اس photograph سے ملائے گا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے طلحہ صاحب کو اچھی طرح علم ہے جب ہم ملک سے باہر جاتے ہیں اور اپنا پاسپورٹ دیتے ہیں تو جو Immigration Officer ہوتا ہے وہ پاسپورٹ کو دیکھتا ہے جہاں اس کی فوٹو لگی ہوتی ہے پھر ہماری شکل دیکھتا ہے تو وہ اس کا موازنہ کرکے پھر ٹھپہ لگاتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہوگا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس کے بعد طلحہ صاحب نے ملک سے باہر جانا چھوڑ دیا۔ جی سحر کامران صاحبہ آخری سوال۔

سینیٹر سحر کامران: شکریہ جناب چیئرمین! میرا سوال نہیں ہے بس میں بھی اسی پر توجہ دلانا چاہتی تھی کہ ہم بات کر رہے ہیں کہ columns خالی ہوں گے جب کہ اس میں لکھا ہے کہ the electoral roll containing photographs, photographs تو ہوں گی پر thumb impression کے column خالی ہوں گے۔.Thank you sir

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جب کوئی شخص ووٹ ڈالے گا تو اپنا انگوٹھا لگائے گا۔ اس لیے خالی ہوں گے پہلے سے کیسے بھر سکتے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Next question Mr. Heman Dass.

سینیٹر ہیمن داس: سوال نمبر ۶۵۔

Mr. Acting Chairman: Any supplementary please?

سینیٹر ہیمن داس: میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ سوال ہے کہ وہ تعداد بتا رہے ہیں کہ پورے پاکستان میں 508 departmental post offices کھولے گئے ہیں وہ تو ٹھیک ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس کی کارکردگی میرے خیال میں زیرو ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ سرکاری ڈاک بھی private couriers سے جاتی ہے۔ کیا اس کی بہتری کے لیے کوئی اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اگر اٹھائے گئے ہیں تو وہ کیا ہیں ؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر پوسٹل سروسز۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو بھی defer کرتے ہیں۔

The Question Hour is over now and we will take the leave applications.

Leave of Absence

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب عثمان سیف اللہ خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر 30,31 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ملک محمد رفیق راجوانہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر 24,28 and 29 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب ہری رام صاحب نے ناسازی طبع کی بنا پر 30 جنوری تا یکم فروری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: محترمہ ثریا امیرالدین صاحبہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر 31جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکی تھیں۔ انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: ڈاکٹر محمد فروغ نسیم صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر 28,29جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Legislative Business

The Investigation for Fair Trial Bill, 2012

Mr. Acting Chairman: Now I take up Item No.3. Minister for Law and Justice may move Item No.3 please.

Senator Farooq Hamid Naek: I beg to move that the Bill to provide for investigation for collection of evidence by means of modern techniques and devices to prevent and effectively deal with scheduled offences and to regulate the powers of the law enforcement and intelligence agencies and for matters connected therewith or ancillary thereto [The Investigation for Fair Trial Bill, 2012], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Acting Chairman: Is it opposed? Not opposed.

So, It has been moved that the Bill to provide for investigation for collection of evidence by means of modern techniques and devices to prevent and effectively deal with scheduled offences and to regulate the powers of the law enforcement and intelligence agencies and for matters connected therewith or ancillary thereto [The Investigation for Fair Trial Bill,

2012], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried unanimously)

Mr. Acting Chairman: The motion is carried. Now we may now take up the second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill. There is no amendment in Clause 2 to 39. Therefore, I put these clauses together as one question before the House. The question is that Clauses 2 to 39 do from part of the Bill.

(*The motion was carried*)

Mr. Acting Chairman: Consequently, the motion is carried. I now put Schedule 1 to Schedule 4 before vote of the House if no amendments. The question is that the Schedule 1 to Schedule 4 do form part of the Bill.

(*The motion was carried*)

Mr. Acting Chairman: The motion is carried. Now we may now take Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Now we take up item No.4. Law and Justice Minister may move item No.4 please.

Senator Farooq Hamid Naek: Thank you Sir. I wish to move that the Bill to provide for investigation for collection of evidence by means of modern techniques and devices to prevent and effectively deal with scheduled offences and to regulate the powers of the law enforcement and intelligence agencies and for matter connected therewith or ancillary thereto [The Investigation for Fair Trial Bill, 2012] be passed.

Mr. Acting Chairman: I put this motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: The motion is carried and the Bill stands passed unanimously.

(Desk thumping)

Mr. Acting Chairman: Law Minister, congratulations. Are there any points of order? Then why are you giving chance to Maulana *sahibans* to walk out everyday? Ghulam Ali *sahib*.

سینیٹر حاجی غلام علی: جناب! میں آج ایک اہم بات ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا۔ آج صبح 'جیو نیوز' پر کراچی کے حالات کے حوالے سے ایک کیمرہ رپورٹ نشر ہوئی۔ شاید ہمارے دوستوں اور معزز اراکین نے دیکھا ہو، کراچی میں مفتیٔ اعظم مولانا عبدالمجید صاحب اور ان کے دیگر ساتھیوں کو انتہائی بے دردی سے شہید کیا گیا۔ اس واقعے کی ایک ویڈیو فلم ٹی وی پر جاری کی گئی ہے۔ آپ نے ویڈیو دیکھی ہو گی۔ میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ وہ بہت trained لوگ تھے۔ میں اپنی حکومت سے، intelligence اداروں سے پوچھتا ہوں کہ اب جبکہ وہ لوگ آپ کو ویڈیو میں دکھائی دے رہے ہیں، ان کے چہرے دکھائی دے رہے ہیں، یہ دکھائی دے رہا ہے کہ وہ ایک گاڑی کو دوسری گاڑی کے ذریعے روکتے ہیں اور پھر اس کے پیچھے اس طرح دوڑتے ہیں جیسے شہد کے پیچھے مکھی دوڑتی ہے، ایک شخص گاڑی کے ساتھ ساتھ دوڑتا ہے اور گولیاں چلاتا ہے۔ اس کے بعد پھر بہت آرام و سکون سے وہ موٹر سائیکل پر بیٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ ویڈیو میں دکھایا گیا۔ اگر ہماری ایجنسیاں اور ہماری حکومت ان کو اب بھی گرفتار نہیں کر سکتی تو پھر یہ بات مصمّم ہے کہ نہ اس حکومت کی ضرورت ہے اور نہ ان ایجنسیوں اور forces کی ضرورت ہے۔

لہٰذا، ہمارا مطالبہ ہے کہ ان قاتلوں کو، جو ویڈیو میں دکھائی دے رہے ہیں، گرفتار کیا جائے۔ جس طرح سندھ میں بے گناہ لوگوں کا خون بہایا جارہا ہے، investigation کی جائے کہ کون لوگ ان واقعات میں ملوث ہیں۔ حکومت کسی قاتل کو گرفتار نہیں کرتی، اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت بھی اس میں ملوث ہے۔ ایجنسیاں کسی قاتل کو گرفتار نہیں کرسکتیں، اس کا مطلب ہے کہ وہ بھی اس میں ملوث ہیں۔ اس کے علاوہ پولیس اور دیگر forces بھی کسی کو گرفتار نہیں کرتیں، اس کا مطلب ہے کہ وہ بھی

ملوث ہیں۔ پھر اس ملک اور سندھ کے شہری آخر کدھر جائیں اور کس سے سوال کریں۔ کیا ان چیزوں کو بھی ہم سپریم کورٹ لے جائیں؟ کیا ان چیزوں کو بھی اقوامِ متحدہ لے جائیں؟ کیا کسی غیر ملکی سے ہم تحفظ مانگیں؟ اس لیے میرا یہ مطالبہ ہے کہ جو ویڈیو میں نے صبح 'جیو نیوز' پر دیکھی ہے، اس کے مطابق ان لوگوں کو گرفتار کرکے قوم کے سامنے رپورٹ پیش کی جائے کہ اس معاملے میں کون ملوث ہے۔ شکریہ۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! مجھے موقع دیں، میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی طلحہ محمود صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود: جناب! میں کہنا چاہوں گا کہ آپ جس انداز میں ہمارے walkout کو روکنے کی کوشش کررہے ہیں، میں آپ کو appreciate کرتا ہوں۔ آپ کی بہت اچھی intention ہے لیکن جناب! آپ ہماری intention کی طرف بھی تو دیکھیں۔ اس وقت ہم جمہوریت کے حوالے سے بات کررہے ہیں، جس کے لیے آپ بھی جنگ لڑتے رہے ہیں۔ جو گورنر راج اس وقت بلوچستان میں نافذ کیا گیا ہے، وہ بلوچستان جس سے آپ کا بھی تعلق ہے، میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس گورنر راج کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ اگر آپ اس سلسلے میں پس و پیش سے کام لیتے ہیں اور وقت گزارتے ہیں کہ چونکہ اب مہینہ رہ گیا ہے، اسی طریقے سے معاملات کو چلائیں گے تو جناب! جس طرح پارلیمنٹ کے باہر طاہر القادری صاحب دھرنا دے سکتے ہیں تو نہایت ادب کے ساتھ عرض کروں گا کہ آپ کے پیچھے دروازے اور آپ کی کرسی کے سامنے ہم بھی دھرنا دے سکتے ہیں۔ ہم اس وقت تک دھرنا دیں گے جب تک آپ بلوچستان حکومت کو بحال نہیں کریں گے۔ اگر وہاں کی اسمبلی میں کوئی مسئلہ ہے، وہاں کی حکومت میں کوئی مسئلہ ہے تو آپ مہربانی فرما کر اسمبلی میں تبدیلی لے کر آئیں اور گورنر راج ختم کریں۔ یہ گورنر راج جمہوریت کے خلاف ہے۔ ہم اس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے walkout کرتے ہیں۔

(اس موقع پر جے یو آئی (ف) کے اراکین walkout کر گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب طلحہ صاحب! اسی House میں آپ کو جواب دیا گیا ہے کہ پانچ سال تک آپ نے حکومت کی اور تمام محکمے آپ کے اپنے پاس تھے۔ آپ تھوڑا سا انتظار کریں، گورنر صاحب کو time دیں، انشاء اللہ، وہ معاملات ٹھیک کریں گے۔ جی جعفر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد جعفر اقبال: جناب چیئرمین! جو ابھی میرے بھائی نے بات کی ہے، میں اس حوالے سے بات کروں گا۔ عبدالمجید دین پوری صاحب کا تعلق میرے ضلع رحیم یار خان سے تھا۔ وہ خان پور میں دین پور شریف کے ایک فرزند تھے۔ ان کا گھرانہ ایک ایسا دینی گھرانہ ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ ان کی دینِ اسلام کے لیے خدمات کبھی بھی فراموش نہیں کی جاسکیں گی۔

جناب چیئرمین! آج میں یہاں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ سمجھ سے بالاتر ہے، میں سب سے پہلے اپنی پارٹی کی مثال دوں گا کہ 1999 میں جب حکیم سعید صاحب کی شہادت ہوئی تو اس وقت کی پاکستان مسلم لیگ کی حکومت، جس کے وزیرِ اعظم میاں نواز شریف صاحب تھے، ہم نے فی الفور اس معاملے پر action لیتے ہوئے اپنی سندھ حکومت ختم کردی۔ اس کے بعد وہاں Governor rule لگایا اور حالات کو قابو کیا لیکن جناب چیئرمین! میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ یہ حکومت کیسی ڈھیٹ حکومت ہے کہ آئے دن بے گناہ لوگوں کا خون بہایا جارہا ہے جبکہ یہاں کتنی ڈھٹائی سے کھڑے ہو کر، یہاں سنتے بھی ہیں، بولتے بھی ہیں، باہر چینلز کو interviews بھی دیتے ہیں لیکن اس پر کوئی عملی اقدامات نہیں اٹھاتے۔

میں آپ کی وساطت سے سندھ حکومت سے گزارش کروں گا کہ خدارا! پاکستانی اور خصوصاً سندھ کے عوام کی جان چھوڑ دیں۔ آج جو بے گناہ لوگوں کا خون ہونے جارہا ہے، جس کا آپ کو آج رات تک پتا چلے گا، کل انیس لوگ بےچارے شہید ہوئے یا بے گناہ مارے گئے، آخر ان کا کیا گناہ ہے۔؟ کیوں ایسا ظلم کررہے ہیں؟ صرف اور صرف حکومت کی خاطر؟ آپ حیران ہوں گے کہ کل کا جو واقعہ ہوا جس میں بےچارے دینی علما مارے گئے، اس کے بعد فوری طور پر وزیرِ اعلیٰ سندھ نے میٹنگ بلائی، وہ اور گورنر ملے اور یہ فیصلہ کیا کہ سندھ کے rural areas میں جتنی بھی پولیس ہے، اس کو بھی کراچی شہر میں لایا جائے۔ جناب چیئرمین! میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ ایسے اقدامات پہلے کیوں نہیں کیے جاسکتے یا اس پر کیوں نہیں عملدرآمد ہو سکتا۔ لہٰذا، میں آج on the floor of the House کہوں گا کہ حکومتِ سندھ totally fail ہو چکی ہے، بے گناہ مارے جارہے ہیں، اس معاملے کو seriously لیا جانا چاہیے۔ میرے خیال میں اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ وہ جان چھوڑیں، اپنی حکومت ختم کریں اور اس کے بعد وہاں ایک ایسا neutral setup آئے جو above politics ہو کر پاکستان میں، سندھ میں، بلوچستان میں، KPK میں امن لائے۔ اللہ کا بڑا کرم ہے کہ مسلم لیگ (ن) کی پنجاب میں حکومت

ہے اور اس میں واضح فرق ہے کہ پنجاب حکومت کو خادمِ اعلیٰ پنجاب جناب میاں شہباز شریف اور مسلم لیگ (ن) کس طرح چلا رہے ہیں جبکہ پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی حلیف جماعتیں مرکز اور ان تین صوبوں میں حکومتیں چلا رہے ہیں۔ لہذا میں سندھ کے حوالے سے درخواست کروں گا کہ آج یہ ایوان اس حوالے سے کوئی resolution pass کر دے کہ خدارا! سندھ حکومت ہماری جان چھوڑ دے، کراچی کے لوگوں کی جان چھوڑ دے تا کہ وہاں امن قائم ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سعید غنی صاحب! آپ کو موقع دیا جائے گا۔ جعفر صاحب کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ تینوں صوبوں میں گورنر راج لگا دیا جائے اور پنجاب کو چھوڑ دیا جائے۔ جی زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ، جناب چیئرمین! کل بھی ہم نے واک آؤٹ کیا تھا۔ اس وقت ہمارے Minister for Interior London کی سیر کر رہے ہیں۔ وہ ادھر آ کر یہ بیان دیتے ہیں کہ خطرہ ہے کہ فروری میں یہ یہ لوگ مارے جائیں گے، ان ان لوگوں کے خلاف threat ہے تو پھر آپ کا کیا کام ہے؟ ہر ایک کو پتا ہے کہ اس کو کیا threat ہے اور کیا threat نہیں ہے۔ کراچی میں کیا ہو رہا ہے لیکن وہ لندن بھاگ جاتے ہیں۔ بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے لیکن وہ لندن چلے جاتے ہیں، وزیر صاحب کا بھی تو کوئی کام ہے۔ وہ اس ملک کے وزیر داخلہ ہیں، law and order کی situation اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ اگر وہ یہ نہیں کریں گے اور ایوان میں آ کر کہیں گے کہ میں in camera briefing دوں گا اور پھر وہ بھاگ جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی کو خطرہ ہے، فلاں آدمی کو خطرہ ہے۔ یہ کام کیسے چلے گا؟ اس لیے تو لوگ چیخ رہے ہیں اور بات کر رہے ہیں کہ آپ کا کراچی تو جل رہا ہے، تباہ ہو رہا ہے، لوگ وہاں سے بھاگ رہے ہیں اور وہ آرام سے بیٹھے بانسری بجا رہے ہیں۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ یہ ہونا چاہیے اور ہم آج پھر اس معاملے پر ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر عوامی نیشنل پارٹی کے ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

(اس موقع پر ایوان میں اذانِ جمعتہ المبارک سنائی دی)

جناب قائم مقام چیئرمین: آج چونکہ جمعتہ المبارک ہے اور اذان کے بعد normally proceeding ختم کر دی جاتی ہے but you have been waiting for so long and Zahid Khan took your time. برائے مہربانی سعید غنی صاحب مختصر وقت میں اپنی بات ختم کیجیے گا۔

سینیٹر سعید غنی: جناب چیئرمین! میں بہت مختصر بات کروں گا۔ جناب جعفر اقبال صاحب نے جو باتیں کی ہیں، میں ان کی تھوڑی سی corrections کرنا چاہوں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ سندھ میں مسلم لیگ نے اپنی حکومت اس لیے ختم نہیں کی تھی کہ وہاں law and order کی صورت حال خراب تھی بلکہ حکومت اس لیے ختم کی گئی تھی کہ اس وقت ایم کیو ایم ان کی اتحادی تھی جس کی بنیاد پر انہوں نے وہاں حکومت قائم کی تھی اور اس نے اپنی support withdraw کر دی تو یہ اسمبلی میں اپنی اکثریت lose کر گئے تھے۔ انہوں نے اسمبلی کو suspend کیا اور غوث علی شاہ صاحب جو آج بھی ان کے بڑے قابل احترام لیڈر ہیں، انہیں مشیر اعلیٰ بنا کر وزیراعلیٰ کے سارے اختیارات دے دیے تھے۔ انہوں نے سندھ کے لوگوں کے ساتھ یہ ایک بہت بڑا غیرآئینی کام کیا تھا۔ انہوں نے امن وامان کی صورت حال پر سندھ کے لوگوں کی محبت میں اپنی حکومت ختم نہیں کی تھی، وہ ان کی مجبوری تھی۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو پیپلز پارٹی چونکہ وہاں کی بڑی پارٹی تھی اس لیے وہاں اس کی حکومت بن جاتی۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ کہ law and order کی صورت حال تو پچھلے بیس پچیس سالوں سے خراب ہے۔ 1992 میں مسلم لیگ نے وہاں فوجی آپریشن کیا، یہ اس لیے نہیں کیا کہ ان کا دل چاہ رہا تھا بلکہ اس لیے کیا کہ اُس وقت وہاں کے حالات بہت خراب تھے۔ پیپلز پارٹی نے فوج کو واپس بھیجا اور اس نے پولیس کے ذریعے آپریشن کیا، کراچی کے حالات ٹھیک کیے لیکن بد قسمتی سے جب 1996 میں پیپلز پارٹی کی حکومت ختم ہوئی تو پیپلز پارٹی پر کراچی میں امن قائم کرنے کے جو اسباب تھے، ان کو الزامات بنا کر لگایا گیا۔ پیپلز پارٹی کو کہا گیا کہ آپ نے extra judicial killings کی ہیں اور فاروق لغاری صاحب نے جو charge sheet frame کی تھی، اس میں سب سے بڑا الزام ہم پر یہی تھا۔ کیا آج بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہم پر ایسے ہی الزامات لگیں؟ ہاں! ہم نے یہ جرم کیا تھا کہ کراچی میں امن قائم ہو لیکن امن قائم کرنے کے صلے میں ہم پر وہی الزام لگا کر ہماری حکومت ختم کی گئی۔ آج اگر ہم

یہ چیزیں دیکھ رہے ہیں تو ہمارے سامنے وہ مثالیں موجود ہیں کہ اگر ہم نے پھر اس طرح کی کوئی کارروائی کی تو کل پھر کوئی طالع آزما آئے گا اور ہم پر وہی الزام لگائے گا کہ آپ نے کراچی میں امن قائم کیا تھا، یہی آپ کا سب سے بڑا جرم ہے اور آپ کو حکومت کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: The House stands adjourned to meet again on Wednesday the 6th February, 2013 at 3:00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday the 6th February, 2013 at 3:00 p.m.]